

نفلی اعمال میں دوام

عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ؟ قَالَ: أَذْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ. وَقَالَ: اكْلَفُوا مِنَ الْأَعْمَالِ، مَا تُطِيقُونَ. (بخاری، رقم ۶۱۰۰)

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون سا عمل اللہ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ عمل جو دائمی ہو، خواہ وہ تھوڑا ہی ہو۔ پھر آپ نے فرمایا: اعمال میں سے وہ عمل اختیار کرو جس کی تم میں طاقت واستطاعت ہو۔“

ترجمے کے حواشی

۱۔ یہ سوال نفلی اعمال کے بارے میں تھا، جیسا کہ حدیث کے باقی مضمون سے واضح ہے۔ صحابہ میں سے کوئی یہ جاننا چاہتا تھا کہ فرائض کے بعد وہ کون سا عمل ہے جو اللہ کو سب سے زیادہ پسند ہے تاکہ وہ اس عمل کو اپنائے۔

۲۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوال کا جواب یہ دیا ہے کہ ہمارے نفلی اعمال میں وہ عمل اللہ کو سب سے زیادہ پسندیدہ ہے جو ہم مسلسل کرتے رہے ہوں، اگرچہ وہ قلیل ترین ہی کیوں نہ ہو۔

۳۔ عربی متن میں ’اِكْلَفُوا‘ کا لفظ آیا ہے، جس کے معنی مکلف کرنے اور پسند کرنے کے آتے ہیں۔ ”لسان العرب“ (۳۰۷/۹) میں ہے: ’وَيُقَالُ: كَلَفْتُ بِهَذَا الْأَمْرِ أَيْ أَوْلَعْتُ بِهِ‘ (اور کہا جاتا ہے: ’كَلَفْتُ بِهَذَا الْأَمْرِ‘

تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ میں نے اس کام کو پسند کیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ تم اعمال میں سے جب کوئی چنو تو ایسے عمل کو چنو جو تمہاری ہمت و قوت کے مطابق ہوتا کہ تم اسے مسلسل کر سکو۔ طاقت سے زیادہ کام اپنے ذمے لو گے تو ایک دو دفعہ میں تھک ہار کر بیٹھ جاؤ گے، لیکن اگر تم طاقت و ہمت کے مطابق کوئی عمل اختیار کرو گے تو اسے مسلسل کر سکو گے۔

یہ جملہ نفلی کاموں کی طرف اشارہ کرتا ہے، اس لیے کہ فرائض میں سے تو ہمیں چننے کا اختیار نہیں دیا گیا۔ اسی طرح اوپر خواہ وہ تھوڑا ہی ہو، کی شرط بھی یہ بتاتی ہے کہ یہ نفلی اعمال سے متعلق ہدایت ہے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com